اسلام دشمنی کا اصل سبب کیا ہے؟

(تحریر: مولانا محمد اقبال کیلانی... ریاض، سعودی عرب)

عہدِ رسالت پر ایک نظر دوڑائیں تو یہ سمجھنے میں قطعاً کوئی دقت پیش نہیں آتی کہ عقیدۂ توحید کی دعوت اس قدر سیدھی، صاف اور دل میں اتر جانے والی دعوت ہے کہ ہر قلبِ سلیم رکھنے والا شخص اسے فوراً قبول کر لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ قرآن مجید کا انداز بیان اس قدر مؤثر اور شیریں ہے کہ اس کے اندر لوگوں کے دل و دماغ کو مسخر کرنے کی بے پناہ قوت ہے۔ مکی زندگی میں مشرکین کے شدید مظالم کی وجہ سے اسلام قبول کرنا گویا اپنی موت کو دعوت دینا تھا، لیکن اس کے باوجود جو شخص ایک دفعہ عقیدہ توحید سمجھ لیتا اور قرآن مجید کی آیات سن لیتا وہ ہر طرح کا خطرہ مول لے کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا۔ مشرکین مکہ کی مخالفت، استہزاء، بدترین جسمانی اور ذہنی تشدد میں سے کوئی بھی ہتھکنڈہ لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے نہ روک سکا۔ البتہ مشرکین کے ان مظالم کا یہ اثر ضرور ہوا کہ لوگوں کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی رفتار کم رہی، لیکن صلح حدیبیہ میں جب یہ بات طے کر دی گئی کہ جو (فرد) یا قبیلہ مسلمانوں سے ملنا چاہے یا قریش مکہ سے ملنا چاہے اسے پوری آزادی ہو گی تب اس معاہدے کے بعد لوگوں کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی رفتار میں حیرت انگیز حد تک اضافہ ہو گیا۔ صلح حدیبیہ سے قبل اور بعد لوگوں کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی رفتار کا اندازہ درج ذیل اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے:

ہجرت مدینہ سے قبل مسلمانوں کی کم و بیش تعداد	300
11 نبوت میں مدنی مسلمانوں کی تعداد	6
بیعت عقبہ اولیٰ (12 نبوت) میں مدنی مسلمانوں کی تعداد	12
بیعت عقبہ ثانی (13 نبوت) میں مدنی مسلمانوں کی تعداد	72
غزوۂ بدر (2ھ) میں اسلامی لشکر کی تعداد	313
غزوۂ احد (3ھ) میں اسلامی لشکر کی تعداد	700

غزوۂ احزاب (5ھ) میں اسلامی لشکر کی تعداد	1000
غزوۂ حدیبیہ (6ھ) میں اسلامی لشکر کی تعداد	1400
غزوۂ خیبر (7ھ) میں اسلامی لشکر کی تعداد	1400
غزوۂ مکہ (8ھ) میں اسلامی لشکر کی تعداد	10,000
غزوۂ تبوک (9ھ) میں اسلامی لشکر کی تعداد	30,000
حجۃ الوداع (10ھ) میں اسلامی لشکر کی تعداد	1,24,000

غور فرمایئے! صلح حدیبیہ سے قبل 19 سالوں میں اسلامی لشکر کی زیادہ سے زیادہ تعداد 1400 تک رہی جبکہ صلح حدیبیہ کے بعد صرف 4 سالوں میں یہ تعداد 1400 سے بڑھ کر ایک لاکھ 24 ہزار تک پہنچ گئی جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کو زمانہ امن میں آزادی کے ساتھ پھلنے پھولنے کے مواقع میسر آ جائیں تو یہ چند سالوں میں دنیا کا اکثریتی مذہب بننے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے عہد حکومت میں فتوحات کی نسبت اشاعت اسلام پر زیادہ توجہ دی گئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی سلطنت میں ذمی اس کثرت سے مسلمان ہونے لگے کہ جزیہ کی آمدنی گھٹ گئی اور سرکاری عمال کو باقاعدہ امیر المؤمنین سے شکایت کرنا پڑی جس کے جواب میں امیر المؤمنین نے فرمایا ''اللہ کے رسول ﷺ ہادی بنا کر بھیجے گئے تھے، تحصیلدار بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ سارے ذمی مسلمان ہو جائیں اور ہم سب کاشتکار بن جائیں، اپنے ہاتھوں سے کمائیں اور کھائیں۔''

[تاریخ اسلام، از شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ، حصہ دوم، ص 236]

یہ ہے وہ خوف جو کفار کو ہر زمانے میں کھائے جا رہا ہے۔ آج بھی کفار نے مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا نہ ختم ہونے والا جو منظم سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کا واحد سبب یہی ہے کہ کفار کو نہ صرف مشرق و مغرب کے آخری کناروں تک اسلام پھیلتا نظر آ رہا ہے بلکہ خود ان کے اپنے ممالک میں اسلامی تحریکیں اس تیزی اور قوت سے پھیل رہی ہیں کہ دن رات ان کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے تھے۔ حقائق پر مشتمل چند خبریں ملاحظہ ہوں:

1. برطانوی روزنامہ سنڈے ٹائمز کے مطابق بی بی سی کے ایک سابق ڈائریکٹر جنرل لارڈ برٹ کے

بیٹے نے گزشتہ ہفتے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور اپنا اسلامی نام یحییٰ برٹ رکھا ہے۔ یحییٰ برٹ نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا ہے۔ یحییٰ نے پہلی بار برطانیہ میں ٹھوس شواہد پر مبنی اعداد و شمار بھی پیش کئے اور ثابت کیا ہے کہ برطانوی اشرافیہ کی بعض اہم شخصیات سمیت 14 ہزار سے زائد سفید فام انگریز عیسائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ سنڈے ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق اسلام قبول کرنے والوں میں ایک سابق وزیراعظم ہربرٹ اسکیوتھ کی پوتی ایما کلارک سمیت بڑے بڑے جاگیردار اور برطانوی اسٹیبلشمنٹ کے سینئر عہدیداروں کی اولادیں اور دیگر اہم شخصیات شامل ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ انگریزوں کی اکثریت ایک نومسلم برطانوی سفارت کار چارلس لی گیٹن کی اسلامی تحریروں سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئی ہے۔ مسلم کونسل آف برطانیہ نے برطانیہ کے سابق وزیر صحت فرنیک ڈوبسن کے مسلمان بیٹے احمد ڈوب کو تنظیم کی کونسل سازی کی کمیٹی میں شامل کر لیا ہے جبکہ ایما کلارک سرے کاونٹی (شہر کا نام) میں ایک مسجد سے متصل باغ تعمیر کروا رہی ہیں جہاں مسلمانوں کے اجتماعات ہوا کریں گے۔ برطانیہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے باعث ملکہ برطانیہ نے بکنگھم پیلس کے مسلمان ملازمین کیلئے ایک نئے نظام کی منظوری دی ہے جس کے تحت نماز جمعہ کیلئے اوقاتِ کار میں وقفہ دیا جائے گا۔ [ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 4 مارچ 2004ء]

2. جدہ سے شائع ہونے والے جریدے ''حج و عمرۃ'' کی رپورٹ کے مطابق اسلامک فاؤنڈیشن برطانیہ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر محمد مناظر احسن نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ 11 ستمبر کے بعد برطانیہ میں قرآن مجید کی فروخت سات گنا بڑھ گئی ہے۔ قبولِ اسلام کی شرح میں 5 تا 10 فیصد اضافہ ہوا۔ 11 ستمبر سے پہلے اور بعد اب تک نومسلمانوں کی تعداد 3 ہزار کے قریب ہے جن میں سے 30 فیصد کا تعلق اعلیٰ اور بااثر گھرانوں سے ہے۔ نومسلموں میں خواتین کی شرح مردوں سے دگنی ہے جبکہ امریکہ میں یہ شرح ایک اور چار ہے۔'' دوماہی برطانوی جریدہ ''ایمل'' کی مدیرہ سارہ جوزف کے مطابق 2020ء میں عملاً برطانیہ کا سب سے بڑا مذہب اسلام ہوگا۔
[ہفت روزہ تکبیر، کراچی 11 اگست 2004ء]

3. ممتاز امریکی جریدہ کرسچین سائنس مانیٹر (27 دسمبر 2005ء) کی تجزیاتی رپورٹ کے مطابق 11 ستمبر کے بعد اسلام کے بارے میں ابھرنے والے تجسس کی بناء پر اسلام کا پیغام زیادہ سے زیادہ یورپی باشندوں کو اپیل کرنے کا باعث بن گیا ہے۔ مبصرین کا اندازہ ہے کہ ہر سال کئی ہزار مرد و خواتین اسلام قبول کرتے ہیں۔

[مجلّہ الدعوۃ، لاہور، محرم الحرام 1427ھ]

4. ''دی نیوز'' مورخہ 23 جنوری 2006ء کی رپورٹ کے مطابق فرانس میں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر رہے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر اس کا اظہار یا اقرار نہیں کر پاتے چونکہ وہ خوف محسوس کرتے ہیں کہ لوگ انہیں تعصب کی نگاہ سے دیکھیں گے یا وہ انتہا پسند یا دہشت گرد سمجھے جائیں گے یہی وجہ ہے کہ فرانس کی فٹ بال ٹیم کے سپر سٹار ''نکولیس انیلکا'' نے چار سال بعد اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ [مجلّہ الدعوۃ، لاہور، محرم الحرام 1427ھ]

5. امریکہ میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ ہے جن میں ہر سال 20 ہزار نو مسلموں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ [نوائے وقت کراچی، 7 فروری 2005ء]

6. فرانس کے سابق وزیر داخلہ اور موجودہ وزیر خزانہ نکولس سرکوزی نے امریکن ہفت روزہ ''دی اکانومسٹ'' کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ میں اس بات کو پسند کروں یا نہ کروں مگر حقیقت ہے کہ فرانس میں عیسائیت کے بعد اسلام دوسرا سب سے بڑا مذہب بن چکا ہے۔ یاد رہے کہ اس وقت فرانس میں چار ہزار مساجد شمار کی جا چکی ہیں۔ [ترجمان القرآن، جولائی 2007ء]

7. الجیریا کے رکن پارلیمنٹ حسن اریبی، جنہوں نے امریکہ سے گفت وشنید کے ذریعہ گوانتاموبے سے 18 قیدیوں کو چھڑایا ہے، نے قاہرہ میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ کے بدنام زمانہ قید خانہ گوانتاناموبے میں قید مجاہدین کی تبلیغ سے متعدد امریکی کمانڈوز نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ کمانڈوز مجاہدین کی حفاظت پر متعین تھے۔ [ہفت روزہ غزہ، لاہور، 3-10 اکتوبر 2003ء]

8. اسلامی سکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک نے الریاض کے شاہ فہد ثقافتی مرکز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغربی میڈیا اسلام کو جس قدر بدنام کرنے اور دبانے کی کوشش کر رہا ہے اسلام اسی قدر تیزی سے پھیل رہا ہے۔ 11 ستمبر کے حملوں کے بعد عیسائیت کے فروغ میں 47 فیصد جبکہ اسلام کے فروغ میں 235 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

[ہفت روزہ غزہ، لاہور، 29 اکتوبر۔ 4 نومبر 2003ء]

9. ہوائی یونیورسٹی امریکہ کے پروفیسر ڈاکٹر وسیم صدیقی نے لاہور میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ امریکہ میں جتنی اسلامی کتب نائن الیون کے بعد شائع ہوئی ہیں اس سے پہلے کبھی

منظر عام پر نہیں آئی تھیں۔ [اردو ڈائجسٹ، مارچ 2006ء]

10 ڈچ اسلامک سنٹر کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ تین برسوں میں دائرہ اسلام میں داخل ہونے والوں کی تعداد میں دس گنا اضافہ ہوا ہے۔ نیون ہیچ کالج کیمبرج کی 30 سالہ گریجوایٹ لیوشی بشمل میتھیوز نے اسلام کا مطالعہ بدنیتی سے شروع کیا، لیکن بعد میں وہ اس قدر متاثر ہوئی کہ خود اسلام قبول کرلیا۔

[سہ روزہ دعوت، دہلی، 10 اپریل 2004ء]

11 انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اوکا ئیوزان جرمنی کے ڈائریکٹر سلیم عبداللہ نے ایک جرمن اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ امسال (2005ء) جرمنی میں ایک ہزار افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔ اسلام قبول کرنے والوں میں 60 فیصد تعداد خواتین پر مشتمل ہے جن کی اکثریت یونیورسٹیوں کی فارغ التحصیل ہے۔

[ہفت روزہ غزہ، لاہور، 23۔29 دسمبر 2005ء]

12 ڈنمارک کے معروف اسلامی ریسرچ اسکالر یورجن ہاک لیمونس کا کہنا ہے کہ گزشتہ سال ستمبر 2005ء میں پیغمبر اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کے بعد ڈنمارک میں قرآن مجید کے مطالعہ کا رجحان بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ ڈینش باشندوں کی اکثریت اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی خواہشمند ہے۔ ایک مقامی اخبار کی رپورٹ کے مطابق ایک ماہ میں ڈینش زباں میں ترجمے والے پانچ ہزار قرآن مجید کے نسخے فروخت ہوئے۔

[اردو نیوز، 22 دسمبر 2006ء]

13 سنٹر فار سٹریجیک اینڈ انٹرنیشنل سٹڈیز کی رپورٹ کے مطابق یورپ کی 45 کروڑ کی آبادی میں مسلمانوں کی تعداد 2 کروڑ ہے۔ گزشتہ دس برسوں کے دوران مسلمانوں کی تعداد میں دس گنا اضافہ ہوا ہے۔ مغربی یورپ کے ملکوں میں ہر سال دس لاکھ نئے تارکین وطن آتے ہیں۔ اندازہ یہ ہے کہ 2050ء تک ہر پانچواں یورپی باشندہ مسلمان ہوگا۔ یاد رہے کہ ترکی گزشتہ نصف صدی سے یورپ میں شامل ہونے کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے لیکن مسلمانوں کی یورپ میں تیزی سے بڑھتی ہوئی تعداد سے خائف عیسائی کسی قیمت پر یکدم سات کروڑ مسلمانوں کے یورپ میں اضافہ کا خطرہ مول لینے کیلئے تیار نہیں۔

[ہفت روزہ غزہ، لاہور، 29 جولائی تا 14 اگست 2005ء]

14 اٹلی کی مصنفہ ماریانہ فلالی نے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر اپنی پریشانی کا اظہار ان الفاظ میں کیا

ہے: ''مسلمانوں کی شرح پیدائش میں اضافہ (1) سے یورپ مسلمان ریاست میں تبدیل ہو رہا ہے۔

[ہفت روزہ غزہ، لاہور، 29 جولائی تا 14 اگست 2005ء]

⑮ برطانوی خاتون صحافی ریڈلی کے قبول اسلام کا واقع پورے یورپ کیلئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔

(ا) 1992ء-1996ء میں ریپبلکن پارٹی کے صدارتی امیدوار پیٹرک جے بچانن نے حال ہی میں ایک کتاب The Death of the west (مغرب کی موت) لکھی ہے جس میں دیئے گئے اعداد وشمار نے پورے مغرب کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ آپ بھی یہ اعداد وشمار ملاحظہ فرمائیں۔

❶ جرمنی میں گزشتہ دس سال سے شرح پیدائش میں جس رفتار سے کمی واقع ہو رہی ہے اگر یہی شرح برقرار رہی تو 2050ء تک دو کروڑ 30 لاکھ جرمن صفحہ ہستی سے مٹ چکے ہوں گے۔ جرمنی کی موجودہ آبادی 8 کروڑ ہے جو گھٹ کر 5 کروڑ 70 لاکھ رہ جائے گی۔

❷ اٹلی کی آبادی 5 کروڑ 80 لاکھ ہے۔ شرح پیدائش میں کمی کے باعث 2050ء تک یہ آبادی 4 کروڑ 10 لاکھ رہ جائے گی۔ چند نسلیں مزید گزرنے کے بعد اٹلی کا ذکر ایک معدوم ریاست کے طور پر کیا جائے گا۔

❸ روس میں شرح اموات، شرح پیدائش کی نسبت 70 فیصد ہے۔ اس لحاظ سے 2050ء تک روس کی آبادی 14 کروڑ 70 لاکھ سے گھٹ کر 11 کروڑ 40 لاکھ رہ جائے گی۔

❹ برطانیہ میں 1924ء سے شرح پیدائش سے کمی ہوتی چلی آرہی ہے۔ اس وقت برطانیہ میں شرح پیدائش 1.66 بچہ فی عورت ہے۔ 21 ویں صدی کے آخر تک انگریز قوم اپنے ہی وطن برطانیہ عظمیٰ میں اقلیت بن کر رہ جائے گی۔ یادر ہے اس وقت لندن میں مختلف نسلوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والوں کی تعداد 40 فیصد ہے۔

❺ اسپین میں شرح پیدائش سب سے کم ہے۔ 1950ء میں اسپین کی آبادی مراکش سے 33 گنا زیادہ تھی۔ 2050ء میں مراکش کی آبادی اسپین سے 3 گنا زیادہ ہو جائے گی۔ اسپین اور مراکش کے درمیان صرف آبنائے جبل الطارق کی رکاوٹ ہے۔ (مسلمان ملک) مراکش کی بڑھتی ہوئی آبادی نہ جانے کس وقت اسپین کو اپنا غلام بنالے۔

❻ 1960ء میں امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا اور یورپ کی مجموعی آبادی 75 کروڑ تھی، تب ساری دنیا کی آبادی 3 ارب تھی۔ آج 2000ء میں دنیا کی آبادی 3 ارب سے بڑھ کر 6 ارب ہو چکی ہے، لیکن یورپ کی آبادی آج بھی اتنی ہی ہے۔ گویا اس کی شرح پیدائش مکمل طور پر رک چکی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یورپی نسل جو 1960ء میں دنیا کی آبادی کا چوتھا حصہ تھی 2000ء میں دنیا کی آبادی کا چھٹا حصہ رہ گئی۔ 2050ء میں وہ دنیا کی آبادی کا صرف 10 واں حصہ رہ جائے گی۔

یہ اعداد وشمار پیش کرنے کے بعد مصنف لکھتا ہے کہ دنیا کے 20 ممالک میں شرح پیدائش سب سے کم ہے۔ ان 20 ممالک میں سے 18 ممالک یورپ میں ہیں۔ اگر یورپ نے شرح پیدائش میں کمی کا حل نہ نکالا تو مستقبل میں یورپین نسل بالکل ختم ہو جائے گی۔ (ترجمان القرآن، لاہور، اگست 2007ء)...... حقیقت یہ ہے کہ انسانوں کے بنائے ہوئے سارے نظام ایک ایک کر کے ناکام ہو چکے ہیں۔ اگر دنیا کو واقعی امن وسلامتی کے ساتھ بنی نوع انسان کی بقا مطلوب ہے تو پھر اسے چاروناچار اسلام کو بطور نظام حیات اپنانا ہی پڑے گا اس کے علاوہ اب کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں۔

ریڈلی نے اپنے ایک انٹرویو میں یہ کہا ہے کہ ''اگرچہ نائن الیون کا واقعہ مسلمانوں کو رگیدنے کیلئے ایک لاٹھی کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، تاہم اس کے نتیجہ میں ایک حیرت انگیز بات یہ ہوئی ہے کہ مجھ جیسے کم علم لوگوں نے اسلام کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کیلئے قرآن اور دیگر اسلامی لٹریچر کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب اسلام دنیا میں تیزی سے پھیلنے والا مذہب بن گیا ہے۔ خود برطانیہ میں 11 ستمبر کے بعد سے اب تک کوئی 14 ہزار افراد اسلام قبول کر چکے ہیں اور بہت سے مسلمان اپنے ایمان کو از سر نو تازگی بخشنے کیلئے سرگرم عمل ہیں۔'' [ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور، جولائی 2004ء]

16 2004ء میں سعودی حکومت نے لندن میں یورپ کا سب سے بڑا اسلامی مرکز تعمیر کروایا۔
[ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 11 اگست 2004ء]

مغرب کے طبقہ اشرافیہ میں اسلام کے بڑھتے ہوئے رجحان کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حال ہی میں ایک نو مسلم امریکی کانگریس کا رکن منتخب ہوا ہے جس نے بائبل کے بجائے قرآن مجید پر حلف اٹھانے کا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اسی طرح فرانس میں پہلی بار ایک مسلمان خاتون کو کابینہ میں شامل کیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج امریکہ اور یورپ کا کوئی بڑا شہر ایسا نہیں جس میں مساجد اور اسلامی مراکز قائم نہ ہوں یا اسلام کی دعوت اور تبلیغ کا کام نہ ہو رہا ہو۔ امریکہ اور یورپ میں تیزی سے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور اسلام کی تیز رفتار اشاعت نے کفار کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ یہ ہے اصل سبب کفار کی اسلام دشمنی کا جسے کبھی وہ ''دہشت گردی'' کا افسانہ تراش کر، کبھی انتہائی پسندی کا الزام لگا کر، کبھی بنیاد پرستی کا طعنہ دے کر اور کبھی ''امن عالم'' کا شور مچا کر ختم کرنا چاہتے ہیں اور اس کا اظہار کرنے میں یورپی اور امریکی تھنک ٹینکوں نے کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔

سوئٹزر لینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ الرخ شولر نے شریعت اسلامیہ کو ایک بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام ایک مذہب نہیں بلکہ نظریہ حیات ہے جس کا اپنا ایک قانون ہے جس کو شریعت کہتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا خطرہ ہے اس کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے اگر یہ کام سیاست دانوں نے نہ کیا تو عوام کریں گے۔ ہمیں مساجد سے کوئی تعرض نہیں لیکن مینار ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ ایک سیاسی قوت کی علامت ہے

اور یورپ میں کوئی دوسری سیاسی قوت ابھرے اور اس کو عروج حاصل ہو یہ نا قابل برداشت ہے۔شولر نے عدالت میں ایک درخواست دائر کی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ سوئٹزر لینڈ میں دستور کی رو سے میناروں کی تعمیر کو ممنوع قرار دیا جائے۔

واشنگٹن ٹائمز کے ایڈیٹر ٹونی بینکلی نے اپنی کتاب ''کیا ہم تہذیبی جنگ جیت پائیں گے؟'' میں اسلام کو امریکہ اور یورپ کیلئے بہت بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ''یورپ کو اسلام پسندوں سے اس وقت اتنا ہی خطرہ ہے جتنا اسے چالیس کی دھائی میں نازیوں سے تھا،لیکن ہم نہ تو یورپ کو کھودینے کا خطرہ مول لے سکتے ہیں نہ ہی یورپ کو آئندہ جہادی کارروائیوں کیلئے ایک لانچنگ پیڈ بنتا دیکھ سکتے ہیں۔ یورپ میں ہمیں بڑھتے ہوئے اسلامی مذہبی اور معاشرتی اثر ونفوذ سے بھی اتنا ہی خطرہ ہے جتنا مسلمان دہشت گردوں سے ہے۔اہل یورپ کو بھی اس وقت احساس ہونا شروع ہوگیا ہے کی یورپین لوگوں میں شرح پیدائش میں کمی اور مسلمانوں کی شرح پیدائش میں اضافہ کے نتیجہ میں اس صدی کے آخر تک یورپ میں مغربی تہذیب کو ختم ہونے کا خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

یہ ہیں روز روشن کی طرح واضح حقائق، کاش! وطن عزیز کا حکمران اور روشن خیال طبقہ بھی ان حقائق کا ادراک کر سکے؟

جامع مسجد ابوبکر اہل حدیث نکہ کلاں میں عظیم الشان سیرت رحمت عالم ﷺ کانفرنس

مورخہ 6 اکتوبر بروز ہفتہ جامع مسجد ابوبکر اہل حدیث نکہ کلاں میں عظیم الشان سیرت رحمت عالم ﷺ کانفرنس زیر صدارت رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر منعقد ہوئی۔کانفرنس کا آغاز قاری جہانزیب الحسن کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔حمد ونعت مفیظ زرگون اور شاعر اسلام قاری عبدالوہاب صدیقی نے پیش کی۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قطب شاہ نے سرانجام دیئے۔کانفرنس سے مولانا سعد محمد مدنی، حافظ عبدالغفور مدنی اور مولانا حافظ محمد یوسف پسروری نے خطاب کیا۔ حاجی محمد رمضان، حاجی عبدالغفور اور ان کے ساتھیوں نے پروگرام کا انتظام و انصرام کیا اور مہمانوں کی پُرتکلف ضیافت کی۔